بسم اللہ الرحمن الرحیم

# چودہ ستارے (۱۴)

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم العلماء عظیم مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی مدظلہ

ممبر اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

۵

ابوعبداللہ

حضرت

# امام حسینؑ علیہ السلام

## شہیدِ کربلا

حسینؑ تو نے تہِ تیغ وہ کیا سجدہ — کہ فخر کرتی ہے، طاعت بھی اس اطاعت پہ

عبدیت کو فقط افتخار ہے مولا — الوہیت بھی ہے نازاں تری عبادت پہ

(صابر تھارانی، کراچی)

سمیت روانہ کرکے امام حسینؑ کو گرفتار کرایا جائے اور انھیں کوفہ لاکر قتل کردیا جائے۔ (کشف الغمہ ص۹۸)

## مکہ معظمہ میں امام حسینؑ کی جان نہ بچ سکی

یہ واقعہ ہے کہ امام حسینؑ مدینہ منورہ سے اس لیے عازم مکہ ہوئے تھے کہ یہاں ان کی جان بچ جائے گی۔ لیکن آپ کی جان لینے پر ایسا سفاک دشمن تلا ہوا تھا جس نے مکہ معظمہ اور کعبہ محترم میں بھی آپ کو محفوظ نہ رہنے دیا اور وہ وقت آگیا کہ امام حسینؑ مقام امن کو محل خوف سمجھ کر مکہ معظمہ چھوڑنے پر مجبور ہوگئے اور مجبوری اس حد تک بڑھ گئی کہ آپ حج تک نہ کرسکے، یہ مسلمات سے ہے کہ شیاطین بنی امیہ کے تیس خونخوار حج کے لباس میں امام حسینؑ کے ساتھ ہوگئے اور قریب تھا کہ آپ کو عالم حج وطواف میں قتل کردیں، امام حسینؑ کو جیسے ہی سازش کا پتہ لگا۔ آپ نے فوراً حج کو عمرہ مفردہ سے بدلا اور ۸ ذی الحجہ ۶۰ھ کو جناب مسلم کے خط پر بھروسہ کرکے عازم کوفہ ہوگئے۔ ابھی آپ روانہ نہ ہونے پائے تھے کہ اعزا و اقربا نے کمال ہمدردی کے ساتھ التوائے سفر کوفہ کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں چیونٹی کے بل میں بھی چھپ جاؤں تو بھی ضرور قتل کیا جاؤں گا۔ اور سنو میرے نانا نے فرمایا ہے کہ حرمت مکہ ایک دنبہ کے قتل سے برباد ہوگی۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ دنبہ میں ہی نہ قرار پاؤں۔ میری خواہش ہے کہ میں مکہ سے باہر چاہے ایک ہی بالشت پر کیوں نہ ہو قتل کیا جاؤں۔ (تاریخ کامل جلد ۴ ص۲ ینابیع المودۃ ص۳۳۷ صواعق محرقہ ص۱۱۷) یہ واقعہ ہے کہ یزید کا ارادہ بہرصورت امام حسینؑ کو قتل کرنا اور استیصال بنی فاطمہ تھا۔ (کشف الغمہ ص۸۰) یہی وجہ ہے کہ جب امام حسینؑ کے مکہ معظمہ سے روانہ ہونے کی اطلاع والی مکہ عمرو بن سعید کو ہوئی تو اس نے پوری طاقت سے آپ کو واپس لانے کی سعی کی اور اسی سلسلہ میں اس نے یحییٰ بن سعید ابن العاص کو ایک گروہ کے ساتھ آپ کو روکنے کے لیے بھیج دیا۔ "فقالوا لہ انصرف این تذھب" ان لوگوں نے آپ کو روکا اور کہا کہ آپ یہاں سے کہاں نکلے جارہے ہیں۔ فوراً لوٹئے، آپ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، یہ روکنا معمولی نہ تھا بلکہ ایسا تھا جس میں مار پیٹ کی بھی نوبت آئی۔ (دمعہ ساکبہ ص۳۱۶) مقصد یہ ہے کہ والی مکہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ امام حسینؑ اس کے حدود اقتدار سے نکل جائیں اور یزید کے منشا کو پورا نہ کرسکے۔ کیونکہ اس کے پیش نظر والی مدینہ کی برطرفی یا تعطل تھا۔ وہ دیکھ چکا تھا کہ حسینؑ کے مدینہ سے سالم نکل آنے پر والی مدینہ برطرف کردیا گیا تھا۔

## امام حسینؑ کی مکہ سے روانگی

الغرض امام حسینؑ اپنے جملہ اعزا و اقربا اور انصار جاں نثار کو ہمراہ لے کر جن کی تعداد بقول امام شبلنجی ۸۲ تھی مکہ سے روانہ ہوگئے۔ آپ جس وقت منزل صفاح پر پہنچے تو فرزدق شاعر سے ملاقات ہوئی۔ وہ کوفہ سے آرہا

تھا۔ استفسار پر اس نے بتایا کہ چاہے لوگوں کے دل آپ کے ساتھ ہوں۔ لیکن ان کی تلواریں آپ کے خلاف ہیں۔ آپ نے اپنی روانگی کے وجوہ بیان فرمائے اور آپ وہاں سے آگے بڑھے۔

پھر منزل حاجز کے ایک چشمہ پر اُترے۔ وہاں عبداللہ ابنِ مطیع سے مُلاقات ہوئی انھوں نے بھی کوفیوں کی بے پروائی کا ذکر کیا۔ اس کے بعد آپ منزلِ بطن الرمہ پہنچے اور وہاں سے منزلِ ذات العرق میں ڈیرہ ڈالا۔ وہاں ایک شخص بشیر ابنِ غالب سے مُلاقات ہوئی۔ اس نے بھی کوفیوں کی غداری کا تذکرہ کیا۔ پھر آپ وہاں سے آگے بڑھے۔ ایک مقام پر ایک خیمہ نصب دیکھا۔ پوچھا اس جگہ کون ٹھہرا ہے۔ معلوم ہوا کہ زہیر ابنِ القین۔ آپ نے انھیں بُلوا بھیجا۔ جب وہ آئے تو آپ نے اپنی حمایت کا ذکر کیا۔ انھوں نے قبول کرکے اپنی بیوی کو بردائے اپنے بھائی کے ہمراہ گھر روانہ کر دیا اور خود امام حسینؑ کے ساتھ ہو گئے۔ پھر آپ وہاں سے روانہ ہو کر منزلِ "زبالہ" میں پہنچے وہاں آپ کو حضرت مسلم وہانی اور محمد بن کثیر اور عبداللہ بن یقطر جیسے دلیروں کی شہادت کی خبر ملی آپ نے اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ راجِعُون فرمایا اور داخلِ خیمہ ہو کر حضرت مسلم کی بچیوں کو کمال محبت کے ساتھ پیار کیا اور بے انتہا روئے۔ اس کے بعد بقولِ علامہ اربلی آپ نے بوقتِ شب ایک خطبہ دیا جس میں حالات کی وضاحت کے بعد ارشاد فرمایا کہ میرا قتل یقینی ہے۔ میں تم لوگوں کی گردنوں سے طوقِ بیعت اتارے لیتا ہوں تمھارا جدھر جی چاہے چلے جاؤ۔ دُنیا دار تو واپس ہو گئے، لیکن سب دیندار ہم رکاب ہی رہے۔

پھر وہاں سے روانہ ہو کر منزلِ قصرِ بنی مقاتل پر اُترے، وہاں پر عبداللہ ابنِ حُر جعفی سے مُلاقات ہوئی۔ آپ کے اصرار کے باوجود وہ بقولِ واعظ کاشفی آپ کے ہمرکاب ہوا۔ پھر آپ منزلِ ثعلبیہ پر پہنچے، وہاں جناب زینب کی آغوش میں سر رکھ کے سو گئے۔ خواب میں رسولِ خدا کو دیکھا کہ وہ بُلا رہے ہیں۔ آپ رو پڑے۔ اُمِ کلثوم نے سببِ گریہ پوچھا آپ نے خواب کا حوالہ دیا اور خاندان کی تباہی کا تاثر ظاہر فرمایا۔ علی اکبر نے عرض کی بابا ہم حق پر ہیں ہمیں موت سے ڈر نہیں۔ اس کے بعد آپ نے منزلِ قطقطانیہ پر خطبہ دیا اور وہاں سے روانہ ہو کر قبیلۂ بنی سکون میں ٹھہرے۔ آپ کی یہاں سکونت کی اطلاع ابنِ زیاد کو دی گئی۔ اس نے ایک ہزار یا دو ہزار کے لشکر سمیت حُر ابنِ یزید ریاحی کو امام حسینؑ کی گرفتاری کے لیے روانہ کر دیا۔ امام حسینؑ اپنی قیام گاہ سے نکل کر کوفہ کی طرف بدستور روانہ ہو گئے۔ راستے میں بنی عکرمہ کا ایک شخص ملا، اس نے کہا قادسیہ سے غدیب تک ساری زمین لشکر سے پٹی پڑی ہے۔ آپ نے اُسے دُعائے خیر دی اور خود آگے بڑھ کر منزل "شراف" پر قیام کیا۔ وہاں آپ نے محرم ۶۱ھ ہجری کا چاند دیکھا اور آپ رات گذار کر علی الصباح روانہ ہو گئے۔

## حُرِ ابنِ یزید ریاحی

صبح کا وقت گزرا دوپہر آئی، لشکرِ حسینی بادیہ پیمائی کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک صحابی حسینؑ نے تکبیر کہی۔ لوگوں نے سبب پوچھا، اس نے جواب